اللہ تعالی کے لیے جمع کے صیغے کا استعمال

مختلف علماء کرام

ترجمہ، جمع و ترتیب: طارق علی بروہی

مصدر: مختلف مصادر۔

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعض لوگ اپنی کم علمی کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالی کے لیے جمع کا صیغہ استعمال نہیں ہوسکتا کیونکہ اس سے تعدد لازم آتا ہے یعنی ایک سے زیادہ ذات۔ حالانکہ عربی لغت میں جمع کا صیغہ صرف تعدد کے لیے نہیں بلکہ عظمت والی ذات کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جس کی کئی مثالیں عرب جاہلیت کے اشعار میں بھی ملتی ہے اور خود قرآن کریم میں بھی جو اس عربی فصیح وواضح زبان میں نازل ہوا جو لوگ استعمال کرتے تھے، جیسے اللہ تعالی اپنے متعلق فرماتا ہے:

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (الحجر: 9)

(بے شک ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور بلاشبہ ہم ہی اس کی ضرور حفاظت کرنے والے ہیں)

یا فرمایا:

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ﴾ (ق: 16)

(اور بلاشبہ یقیناً ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم ان چیزوں کو جانتے ہیں جن کا وسوسہ اس کا نفس ڈالتا ہے)

اور اس کے علاوہ بھی کئی ساری آیات ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے کلام میں اس شبہہ کا جواب دیتے ہیں:

ان (نصاریٰ) کے شبہات میں سے (ان کے مطابق ان کی کتاب میں) یوں فرمانا بھی تھا کہ:

”منا“(1)

(ہم میں سے)۔

کیونکہ اس کی تعبیر جمع کے صیغے سے کی گئی ہے۔ اسی طرح سے اگر ان کی مراد اس قول سے کہ:

”نخلق بشرا علی صورتنا وشبهنا“

(ہم بناتے ہیں ایک بشر ہماری اپنی صورت اور شبہات پر)۔

تو یہاں یہ جمع کے صیغے کو تثلیث کے لیے دلیل بناتے ہیں۔

یہ ان باتوں میں سے تھا جن کے ذریعے نجران کے نصاریٰ نے نبی ﷺ پر حجت پکڑنا چاہی تھی کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّا﴾ اور ﴿نَحْنُ﴾

یعنی ”ہم“ جمع کا صیغہ۔

انہوں نے کہا کہ:

یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ تین تھے۔ حالانکہ یہ ان متشابہہ میں سے ہے کہ جن کی وہ پیروی کرتے ہیں فتنہ مچانے اور باطل تاویل کی غرض سے، جبکہ ان واضح و محکم آیات کو چھوڑ دیتے ہیں کہ جن میں ایک سے زیادہ معانی کا احتمال نہیں ہوتا۔ کیونکہ بلاشبہ اللہ تعالی نے تمام کتب الٰہیہ میں واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ وہ اکیلا معبود حقیقی ہے، اور یہ کہ بے شک اس کا کوئی شریک نہیں نہ ہی کوئی اس کی مثل ہے۔

اور اللہ کا یہ فرمانا:

﴿اِنَّا﴾ اور ﴿نَحْنُ﴾

ایسے الفاظ تمام زبانوں میں نہ صرف ایسی ذات کے لیے آتے ہیں کہ جس کے شریک اور مثل ہوں، بلکہ ساتھ ہی ایسی ذات کے

---

[1] ها آدم قد صار كواحد منا۔

لیے بھی آتے ہیں جو ایسی واحد و اکیلی ہو کہ اس عظیم ذات کی اطاعت کی جاتی ہو اور اس کے تابع دار موجود ہوں جو اس کے حکم کی بجاآوری کرتے ہوں، اگرچہ وہ اس کے شریک یا نظیر نہیں ہوتے۔ تو اللہ تعالی اپنے سوا ہر چیز کا خالق ہے، لہذا ناممکن ہے کہ اس کا کوئی شریک و مثل ہو۔ البتہ فرشتے اور ساری کائنات اس کا لشکر ہیں۔

﴿وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ﴾ (المدثر:31)

(اور تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا)

اور فرمایا:

﴿وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾ (الفتح:7)

(اور اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کے لشکر ہیں اور اللہ ہمیشہ سے سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے)

اگر بادشاہوں میں سے کوئی ایک کہے: إنا اور نحن (ہم) تو اس سے اس کی مراد یہ نہیں ہوتی کہ ہم تین بادشاہ ہیں۔ پس جو مالک الملک رب العالمین ہے ہر چیز کا رب اور بادشاہ ہے وہ تو سب سے بڑھ کر حقدار ہے کہ وہ کہے: ﴿اِنَّا﴾ اور ﴿نَحْنُ﴾ باوجودیکہ اس کا کوئی شریک و مثیل نہیں بلکہ اسی کے لیے آسمانوں اور زمین کے لشکر ہیں[2]۔

چناچہ اس سے نصاریٰ کے شبہے کا بھی رد ہوتا ہے جو تثلیث کے قائل ہیں اور کہتے ہیں قرآن میں اللہ تعالی نے اپنے لیے جمع کا صیغہ استعمال فرمایا ہے اور عربی میں کم از کم جمع تین افراد کی ہوتی ہے، حالانکہ یہ استدلال باطل ہے کیونکہ عربی زبان میں جمع کا صیغہ تعداد کے لیے استعمال ہونے کے ساتھ ساتھ تعظیم کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

لہذا یہ ادب میں سے ہے کہ اپنے سے بڑے کو مخاطب کرتے ہوئے آپ جناب وغیرہ بولا جاتا ہے جیسے عربی میں كيف حالك (تمہارا کیا حال ہے) کی جگہ حالكم (آپ کا کیا حال ہے) اور أنت (تم) کی جگہ أنتم (آپ) وغیرہ استعمال کیا جاتا ہے۔

لیکن اللہ تعالی کو پکارتے وقت اور دعاء کے وقت کیا ہم اسی طرح سے کرسکتے ہیں جیسے:

"اغفروا لي يا رب"، "ارحموني يا رحمن"، "ارزقوني يا رب"

---

[2] الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح – ج 3 ص 447-448۔

علامہ محمد تقی الدین الہلالی مراکشی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "سبيل الرشاد في هدي خير العباد" میں نجران کے نصاریٰ کا جو وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے شبہات کا رد فرمایا تھا، اور یہ کہ ان کا عقیدہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام خود اللہ ہیں یا تین میں سے ایک خدا ہیں کو باطل قرار دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مباہلے کا مطالبہ بھی فرمایا تھا۔۔۔ اور آخر تک جو قصہ ہے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

پانچواں فائدہ:

نجران کے وفد نے اپنے تثلیث (تین خداؤں) کے عقیدے کے بارے میں یہ حجت پکڑی کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

"فعلنا" (ہم نے کیا) "أمرنا" (ہم نے حکم دیا) "خلقنا" (ہم نے پیدا کیا) "قضينا" (ہم نے فیصلہ کیا)۔

یعنی جمع کے صیغے استعمال فرماتا ہے۔ حالانکہ یہ ان کی عربی لغت سے جہالت کی دلیل ہے یا وہ تجاہل عارفانہ برتتے ہیں (یعنی جان بوجھ کر انجان بنتے ہیں)۔ کیونکہ "فعلنا" اور "نفعل" میں ضمیر محض اس پر منحصر نہیں کہ ایک مخاطب ہو اور اس کے ساتھ اور بھی ہوں، بلکہ ایک عظمت والی ذات بھی اپنے لیے اسے استعمال کرتی ہے۔

اللہ تعالی عظیم ہے اور اپنی عظمت بیان کرتا ہے اور اس کی مخلوق میں سے جو صالحین ہیں وہ بھی اس کی تعظیم بیان کرتے ہیں۔ ہاں یہ ہے کہ وہ اسے جمع کے صیغے سے مخاطب نہیں کرتے توحید کے پہلو کی وجہ سے۔ یہ بات تو بالکل واضح ہے۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب و سنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضیٰ کے خلاف کوئی اور معنی و مفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔